



بجٹ تقریر
میزانیہ برائے مالی سال 2022-23ء

محکمہ خزانہ حکومتِ پنجاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب پیکر!

1۔ میں شکر گزار ہوں اُس رب کائنات کا جو جسے چاہتا ہے عہدہ اور منصب عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ان سے محروم کر دیتا ہے۔ مقامِ شکر ہے کہ اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے چور دروازے سے برسرِ اقتدار آنے والے شعبدہ بازوں کے عزمِ اُمّ کو ناکام بنانے کے لیے مسلم لیگ (ن) اور اُس کے اتحادیوں اور پاکستان کے عوام کو سرخ روکیا۔ پنجاب کی سر زمین اس بات کی گواہ ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے پنجاب کے عوام نے خادمِ پنجاب محمد شہباز شریف سے زیادہ مدد، متحرک، مختتی اور دیانتدار لیڈر نہیں دیکھا۔ مجھے فخر ہے کہ آج ہم عزمِ نو کے ساتھ اُسی خادمِ اعلیٰ کے اقدامات اور پالیسیوں کے سلسلے کو وزیرِ اعلیٰ پنجاب محمد حمزہ شہباز کی قابل اور پر عزم قیادت میں بحال کرنے جارہے ہیں۔

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

جناب پیکر!

2۔ سابق حکومت کے زیر انتظام وطن عزیز خصوصاً پنجاب کی تاریخ کے گزشتہ ساڑھے تین برس ڈولپمنٹ سمیت زندگی کے ہر شعبے میں ابتری کے سال تھے۔ دنیا گواہ ہے کہ یہ دن تھے کہ جب اس صوبے میں گورننس نام کی کوئی چیز دیکھائی نہ دیتی تھی۔ اقرباً پروری اور قبیلہ نوازی عروج پر تھی اور شفافیت کے نام پر آنے والی برسرِ اقتدار سیاسی جماعت کے نامزد حکمران کرپشن کے ریکارڈ رقم کر رہے تھے۔ میں ان سیاہِ دنوں اور سیاہِ تر راتوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ شاعر نے کہا تھا کہ

شب گزر جائے تو ظلمت کی شکایت بے سود
دردِ ہتم جائے تو اظہارِ اذیت کیسا

جناب پیکر!

3۔ اعداد و شمار اس امر کے شاہد ہیں کہ 2019ء سے 2022ء کے وسط تک نہ تو کوئی قابل ذکر ترقیاتی منصوبہ مکمل کیا گیا اور نہ ہی عوامی فلاح و بہبود کے کوئی اقدامات منظرِ عام پر آئے۔ مقامِ افسوس ہے کہ ان سفاک حکمرانوں نے پاکستان اور اُس کے عوام کے ساڑھے تین تیتی برس اپنے مخالفین کے خلاف الزام تراشیوں اور جھوٹی مقدمات بنانے کی نذر کر دیئے۔

جناب پیغمبر!

4۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 18-2017ء میں اپنا آخری بجٹ پیش کیا تھا۔ اس وقت ملکی معیشت کی شرح نمو میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔ فی کس آمد نی 1629 ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ دنیا بھر میں پاکستان کو بیردنی سرمایہ کاری کیلئے ایک موزوں ملک قرار دیا جا چکا تھا۔ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ ایشیا کی دوسری اور دنیا کی پانچ بڑی مارکیٹوں میں شمار کی جا رہی تھی اور عالمی سطح کے مالیاتی ادارے بھی اس معاشی ترقی کی تائید کر رہے تھے۔

جناب پیغمبر!

5۔ پاکستان اور چائیہ کے مابین CPEC کا معابرہ محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی معاملہ فہم اور ولوہ انگریز قیادت میں تیزی سے اپنی تکمیل کی جانب رواں دواں تھا۔ CPEC کے تحت 51 ارب ڈالر کی تاریخ ساز سرمایہ کاری کی گئی جس کے تحت پنجاب میں مختلف منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد جاری تھا۔ اس دور کا سب سے بڑا چیلنچ تو انائی کا بھر جان تھا جسے پہلی بار صوبائی سطح پر بھلی کے منصوبے لگا کر ثابت دی گئی۔ پنجاب میں بھلی کے کئی منصوبے اپنی پیداوار کا آغاز کر چکے تھے۔

جناب پیغمبر!

6۔ کل کا مورخ جب PTI کے جرائم کی فہرست مرتب کرے گا تو میں دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ ان جرائم میں CPEC کے ساتھ اُس کی بدسلوکی اور ہمسایہ دوست ملک چین کے ساتھ تعلقات میں رخنه اندازی کی کوششوں کو سر فہرست رکھنے پر مجبور ہو گا۔ جناب پیغمبر! پاکستان کے عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کون تھا جو پاکستان کے عظیم دوست چین کے صدر کے دورے میں ایک برس کی تاخیر کا باعث بنا۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ کون تھا جس نے CPEC کے تحت آنے والی سرمایہ کاری کو روکنے کیلئے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم بر سر اقتدار آ کرنے صرف یہ منصوبے روک دیں گے بلکہ ان میں شامل بین الاقوامی کمپنیوں کے خلاف مقدمات بھی چلائیں گے۔ یہ تھا وہ مجرمانہ طرزِ عمل جس کا خمیازہ عوام آج تک بھگت رہے ہیں۔ لیکن ہم مایوس ہونے والوں میں سے نہیں کیونکہ ہم نے گزرنے والے کل کو بھی بدلا تھا اور انشاء اللہ آنے والے کل کو بھی بدليس گے۔ ہمارا عزمِ نو یہی ہے کہ "کیا تھا، کر کے دکھائیں گے"۔

جناب پیکر!

7۔ سابق حکومت نے شعوری طور پر اس امر پر توجہ نہ دی کہ تو انائی کا مسئلہ درحقیقت دیگر تمام مسائل کی جڑ ہے جن میں بیروزگاری، غربت اور مہنگائی بھی شامل ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب لوڈ شیڈنگ نے عوام کے کاروبار تباہ کر دیئے تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار بیرون ملک جانے کو ترجیح دے رہے تھے۔ کاروباری طبقہ اٹاٹھ جات کی بیرون ملک منتقلی میں مصروف تھا۔ دوسری طرف ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے دن رات ایک کر کے لوڈ شیڈنگ اور دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ اس طرح اقتصادی جمود ٹوٹا، امن عامہ قائم ہوا، کاروبار نے ترقی کی، سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور معاشی توازن اور سماجی ترقی کے اہداف کا حصول ممکن ہوا۔

جناب پیکر!

8۔ تعلیم میں سرمایہ کاری کا دعویٰ کرنے والوں کی فریضہ عمل اس شعبے میں بھی خالی نکلی۔ پچھلے ساڑھے تین سالوں میں سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافے کی وجہے افسوس ناک حد تک کمی دیکھنے میں آئی۔ صوبے میں 9 یونیورسٹیاں اور ہر ضلع میں گرلز کالج بنانے کے جھوٹے اعلان کرنے والوں نے جاتے جاتے یکساں نظام تعلیم کے نام پر سرکاری اسکولوں کے ساتھ ساتھ بھی اسکولوں کا مستقبل بھی داؤ پر لگا دیا۔

جناب پیکر!

9۔ اسی طرح شعبہ صحت میں بھی سوائے حسرت اور مایوسی کے عوام کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ عوام دشمنی کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ ہسپتاں کے جزل وارڈز میں لگائے گئے ایرکنڈیشنرز اور مفت ادویات کی فراہمی کا نظام مخفی اس لیے لپیٹ دیا گیا کہ اس کا آغاز اور اہتمام خادم پنجاب کی کوششوں کا شر تھا۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کینسر کے مريضوں کے مفت علاج کا اعلان کیا تھا۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ اس موزی مرض کے علاج کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چکانے والوں نے حکومت میں آنے کے بعد جو پہلے اقدامات کیے ان میں کینسر کے غریب مريضوں کے مفت علاج کے پروگرام کے خاتمے کا اقدام بھی شامل ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے صحت کارڈ پروگرام کو انصاف کارڈ کا نام دے کر عوام کی آشک شوئی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ مسلم لیگ (ن) کو سڑکوں

اور پُلوں کی تعمیر کو ترجیح دینے کا طعنہ دینے والوں نے کوئی نیا ہسپتال قائم کیا اور نہ ہی کسی یونیورسٹی کے لیے کوئی نئی عمارت تعمیر کی۔ سو شل سیکٹر کی ترقی کا نعرہ لگانے والے پہلے سے موجود تعلیمی اداروں کی نمائشی اپ گریڈیشن کے ذریعے یونیورسٹیوں اور کالج کا درجہ دینے کے اعلانات کے سوا کچھ نہ کر سکے۔ انہوں نے ان نام نہاد Upgraded تعلیمی اداروں میں مطلوبہ تدریسی عملہ دیا اور نہ ہی انھیں کوئی اضافی انفراسٹرکچر مہیا کیا۔ سماجی تحفظ کے نام پر عوام کو مستقل بنیادوں پر سہولیات فراہم کرنے کے بجائے انہیں پناہ گاہوں کے سبز باغ دکھائے گئے۔ میٹرو بس اور اورنخ ٹرین پر تنقید کرنے والوں نے اپنے دور میں ٹرانسپورٹ کا کوئی ایک بھی نیا منصوبہ متعارف نہیں کروایا۔ شہروں میں مواصلات کا نظام حکمرانوں کی بے حصی اور Bad Governance کی نذر ہو کر رہ گیا اور دیہات میں سڑکوں کے جاری منصوبے داخل دفتر کر دیئے گئے۔ خادمِ پنجاب کے 8000 کلومیٹر سے زائد سڑکوں کے تاریخی منصوبے "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کو "نیا پاکستان منزلیں آسان" کا نام دے کر اپنے نام لگوانے کی کوشش کی گئی لیکن یہ کوشش ان حکمرانوں کو جگ ہنسائی کے ایک اور موقع کے سوا کچھ نہ دے سکی۔ آج PTI پنجاب میں جن ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے اُن میں سے شاید ہی کوئی ایک منصوبہ ایسا ہو جس کا سنگ بنیاد مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں نہ رکھا جا چکا ہو۔ خواتین کی سیاسی شمولیت کے علمبرداروں نے اقتدار میں آنے کے بعد خواتین کی بہبود کے شعبوں کو مسلسل نظر انداز کیے رکھا۔ ایک کروڑ نو کریوں اور 50 لاکھ گھروں کی فراہمی کا وعدہ بھی وفا نہیں کیا گیا۔ اپنی تقریروں میں صوبے کے غریب ترین عوام کو غربت کی لکیر سے اوپر لانے کا نعرہ لگانے والے یہ نااہل حکمران آج عوام الناس کیلئے مہنگائی کا طوفان کھڑا کر کے آئینی اور سیاسی بحرانوں کو ہوادینے میں مصروف ہیں۔ سابق حکومت کی نااہلی اور کئی اہم ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد میں دانستہ تا خیر کے سبب آج متعدد منصوبوں کی لागت میں کئی گناہ اضافہ ہو چکا ہے اور جس کا خمیازہ قوم کواربوں روپے کے اضافی اخراجات کی شکل میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر!

10۔ ان معاشی حالات میں ایک مکمل اور متوازن بجٹ پیش کرنا یقیناً آسان نہیں تھا لیکن مسلم لیگ (ن) نے اس چیز کو بھی قبول کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد حمزہ شہباز کے احکامات کی روشنی میں ایک عوام دوست بجٹ کی تیاری کو یقین بنا یا جس کی اہم ترجیح مہنگائی کے ستائے عوام کو سماجی تحفظ کی فراہمی ہے۔ بیہاں میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا

ہوں کہ صوبائی بجٹ کی تیاری کے عمل میں مکملہ خزانہ اور مکملہ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کے زیر اہتمام تھنک ٹینکس، معاشری ماہرین، چیئرمیز آف کامرس، اکیڈمیا اور عوامی حلقوں سے موصول ہونے والی تجویز کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے تاکہ بجٹ کو حقیقی معنوں میں عوام دوست بجٹ بنایا جاسکے۔

جناب پیغمبر!

11- اس سے پہلے کہ میں معزز ایوان کو مالی سال 2022-23ء کے بجٹ کے نمایاں خدوخال سے آگاہ کروں میں آپ کی توجہ ان حقوق کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا جو ہماری معيشت کو براہ راست متاثر کر رہے ہیں۔ ان میں عالمی سطح پر پیدا ہونے والے معاشری بحران کے علاوہ ملکی برآمدات میں ہونے والی کمی مہنگائی کا سبب بن رہی ہے۔ اور دوسری طرف خام تیل کی قیمتوں میں ہوش براضافے سے پاکستانی معيشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

جناب پیغمبر!

12- مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ پاکستان کو درپیش موجودہ معاشری بحران کے بڑے اسباب میں مذکورہ بالا عوامل کے علاوہ ایک بڑا سبب وہ رویہ اور طرز عمل تھا جسے بد قسمتی سے PTI نے اقتدار میں آنے سے پہلے اور اُس کے بعد اختیار کیے رکھا۔ اس ضمن میں چینی صدر کے دورے اور CPEC کے بارے میں اس جماعت کے رویے کا تذکرہ میں پہلے کر چکا ہوں۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے سوال کرتا ہوں کہ کیا کسی ایسے ملک میں یورونی یا اندرونی سرمایہ کاری کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جس کا وزیر اعظم اور اُس کے ساتھی 24 گھنٹے ملک کو سیاسی عدم توازن اور بے لیقی کی صورت حال سے دوچار کرنے میں مصروف رہتے ہوں۔ رہی سہی کسر سابق حکومت کے آئی ایم ایف کے ساتھ سخت ترین شرائط پر طے کیے گئے معاہدے نے پوری کر دی۔ نتیجتاً یہ ذمہ داری نئی بننے والی حکومت کے کاندھوں پر آن پڑی۔ حکومت کو آئی ایم ایف کے ساتھ یہ معاہدہ پورا کرنا پڑا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ معاہدوں کی خلاف ورزی پاکستان پر ان کا اعتقاد ختم کر سکتی ہے۔

جناب پیغمبر!

13- اب میں اس معزز ایوان کو مالی سال 2022-23ء کے بجٹ میں دستیاب وسائل کی تفصیل سے آگاہ کرنا چاہوں گا۔ آئندہ مالی سال 2022-23ء کے بجٹ کا مجموعی جم 3,226 ارب روپے تجویز کیا جا رہا ہے جس میں

سے گل آمدن کا تخمینہ 2,521 ارب 29 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ Federal Divisible Pool سے پنجاب کے لیے 2,020 ارب 74 کروڑ روپے آمدن کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صوبائی محصولات کی مد میں پچھلے سال سے 24 فیصد اضافے کے ساتھ 1500 ارب 53 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جس میں پنجاب ریونیوا تھارٹی سے 22 فیصد اضافے کے ساتھ 190 ارب روپے، بورڈ آف ریونیو سے 44 فیصد اضافے کے ساتھ 195 ارب روپے اور محکمہ ایکسائز سے 2 فیصد اضافے کے ساتھ 143 ارب 50 کروڑ روپے کے محصولات کی وصولی کے اہداف مقرر کئے گئے ہیں جبکہ Non Tax Revenue کی مد میں 24 فیصد اضافے کے ساتھ 163 ارب 53 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں 435 ارب 87 کروڑ روپے تھوا ہوں، 312 ارب روپے پیش اور 828 ارب روپے مقامی حکومتوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

14۔ موجودہ حکومت اپنے پچھلے دور کی طرح اس دور میں بھی ٹیکس وصولیوں میں نچلے طبقے پر بوجھ میں کمی اور صاحبِ حیثیت طبقات پر ٹیکس نیٹ کے پھیلاوہ کی عوام دوست پالیسی پر کاربند ہے۔ آئندہ مالی سال میں پنجاب حکومت کی جانب سے سیلز ٹیکس آن سروز کی مد میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جا رہا ہے۔ چھوٹے کاروباروں کی سہولت کیلئے سیلز ٹیکس آن سروز میں ٹیکس ریلیف کے ساتھ ساتھ کسی سروس پر ٹیکس کی شرح میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا جا رہا۔ تاہم صوبے کے ذاتی محصولات میں اضافے کیلئے شہری علاقوں میں اسٹیپ ڈیوٹی کی شرح کو 1 فیصد سے بڑھا کر 2 فیصد کرنے کی تجویز دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

15۔ حکومت نے اس امر کا خصوصی خیال رکھا ہے کہ مراعات یافتہ اور متمول طبقے کو Net Tax میں لاایا جائے جب کہ مستحق اور کم آمد نی والے طبقے کو ادائیگیوں میں چھوٹ دی جائے۔ اس ضمن میں پنجاب فناں ایکٹ 2014ء کے تحت پرتعیش گھروں پر عائد کردہ لگزیری ہاؤس ٹیکس کے شیدول میں بلحاظ رقبہ نئے ریٹ متعارف کروائے جا رہے ہیں جن کا اطلاق کیم جولائی 2022ء سے ہو گا۔ آئندہ مالی سال میں موڑ گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی کے لیے نظر ثانی شدہ e-Auction پالیسی کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

جنابِ پیکر!

16۔ جیسا کہ میں معزز ایوان کو پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ آئندہ مالی سال 2022-23ء کے بجٹ کا مجموعی جم 3,226 ارب روپے تجویز کیا جا رہا ہے جو گزشتہ مالی سال سے 22 فیصد زائد ہے۔ جس میں سے 1,712 ارب روپے جاری اخراجات کی مدد میں تجویز کیے گئے ہیں۔

جنابِ پیکر!

17۔ خادمِ پنجاب کی روایت کے عین مطابق، محرومِ معیشت طبقوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنا ہمارے وزیر اعلیٰ جناب حمزہ شہباز کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ چنانچہ میں ان کی ہدایات کے مطابق آج اس معزز ایوان میں پنجاب کے غریب عوام کیلئے صوبے کی تاریخ کے سب سے بڑے امدادی پیچ کا اعلان کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔

جنابِ پیکر!

18۔ حکومت نے وزیر اعلیٰ عوامی سہولت پیچ کے تحت 200 ارب روپے کی خطیر رقم سے عام آدمی کیلئے ستے آٹے کی فراہمی کو یقینی بنادیا ہے۔ اس تاریخی پیچ کے تحت 10 کلو آٹے کا تھیلہ جو پہلے 650 روپے میں بچا جا رہا تھا اب عوام کو 490 روپے میں دستیاب ہے۔

جنابِ پیکر!

19۔ مجھے آج اس ایوان میں 200 ارب روپے کے اس عوامی پیچ کے ساتھ ساتھ غریب عوام کی سہولت کیلئے ایک اور بڑے رعایتی پیچ کا اعلان کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہو رہا ہے۔ اس پیچ کی مالیت 142 ارب روپے ہے جس کے تحت عوام الناس کو اشیاء خور و نوش کی قیتوں میں کمی، رعایتی نرخوں پر سفری سہولیات کی فراہمی، غریب کاشتکاروں کو کھاد کی رعایتی نرخوں پر دستیابی اور دیگر زرعی ضروریات کی فراہمی شامل ہیں۔

جنابِ پیکر!

20۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ترقیاتی بجٹ میں ریکارڈ اضافے کا اعلان کر رہی ہے۔ آئندہ ترقیاتی پروگرام کیلئے 22 فیصد اضافے کے ساتھ 1685 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ مالی سال 2022-23ء کا یہ بجٹ مہنگائی، توانائی کے بھر ان اور سماجی عدم

تحفظ جیسے مسائل کا توڑ ہوگا۔ ہم آئندہ مالی سال کے بجٹ کو ترقی کے اُسی مربوط نظام کے ساتھ فصلک کرنے جارہے ہیں جس کا سلسلہ 2018ء میں منقطع ہوا تھا۔ 15 ماہ کا یہ مختصر دورانیہ جو ہمیں سابق حکومت کی نااہلی کے سبب میسر آیا اس میں تمام خرایوں کی اصلاح تو ممکن نہیں لیکن ہم اس امید کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں کہ اس مختصر دورانے میں نئے عزم کے ساتھ کی گئی اصلاحات اور پنجاب اسپیڈ کی بحالی مایوس عوام کے حکومت پر اعتماد کو یقینی بنائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے مالی سال 2022-23 کے اس بجٹ کو "کیا تھا۔۔۔ کر کے دکھائیں گے" کے نعرے سے موسم کیا ہے۔

جناب پیغمبر!

21۔ ترقیاتی بجٹ کا 40 فیصد سو شل سیکٹر، 24 فیصد انفارسٹر کچر، 6 فیصد پروڈکشن سیکٹر اور 2 فیصد سروز سیکٹر پر مشتمل ہے۔ جبکہ دیگر پروگرامز اور خصوصی اقدامات کیلئے 28 فیصد مختص کئے گئے ہیں۔

جناب پیغمبر!

22۔ PTI کے دور حکومت میں بین الاقوامی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت سے بھی مجرمانہ غفلت بر قی گئی۔ ہم نے مالی سال 2022-23 کے دوران ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کیلئے 35 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ تعمیر و ترقی کے اس منصوبے سے جہاں لاکھوں افراد کو آسان سفر میں سہولت میسر آ سکے گی وہاں اس اقدام سے شہروں اور دیہات کی معافی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

جناب پیغمبر!

23۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ قیدیوں کیلئے بین الاقوامی طور پر مسلمہ حقوق کو یقینی بنانا ہر انسان دوست حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ چنانچہ پنجاب حکومت اس شمن میں قیدیوں کی فلاج و بہبود اور جیلوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کیلئے 6 ارب روپے مختص کر رہی ہے جس کے تحت

Correctional Facilities Revamping Programme

اور Prisoners Welfare Programme کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کے گذشتہ دور حکومت کے دوران جن حکومتی اقدامات اور منصوبوں کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی طور پر سراہا گیا اُن

میں صوبائی دارالحکومت میں Punjab Safe Cities Authority کا قیام بھی شامل ہے۔ اس اخبارٹی کے تحت جرائم پیشہ عناصر کی نگرانی اور انہیں قانون کی گرفت میں لانے کیلئے اربوں روپے کی لاگت سے جدید ترین کیمروں پر منی نظام کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پنجاب حکومت کا یہ شاندار منصوبہ بھی سابق حکومت کی عدم دچکی کا شکار رہا جس کی وجہ سے یکے بعد دیگرے کیمرے خراب ہوتے چلے گئے جس کا لازمی نتیجہ جرائم میں بے پناہ اضافہ تھا۔ آئندہ ماں سال میں ہماری حکومت اس منصوبے کی اصل شکل میں بحالی کے ساتھ ساتھ اس کی توسعی کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ حکومت اس مقصد کیلئے پہلے مرحلے میں 3 ارب 6 کروڑ روپے کے فنڈ مختص کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

24۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری حکومت نے 2016ء کے دوران پنجاب میں صحت کارڈ کا اجراء کیا تھا۔ غریب عوام کیلئے Health Insurance کا پروگرام بھی اُسی اسکیم کا حصہ تھا۔ PTI کی حکومت نے اسی اسکیم کو Insafer کا نام دے کر اپنے لیے سستی شہرت کے حصول کا وسیلہ بنانا چاہا۔ دنیا جانتی ہے کہ انصاف کارڈ کے حوالے سے کیے جانے والے گزشتہ حکومت کے تمام دعوے اُس کے باقی اعلانات کی طرح بے بنیاد ثابت ہوئے۔ ہم نے غریب عوام کو صحت عامہ کی سہولت فراہم کرنے کیلئے ترقیاتی بجٹ میں گزشتہ برس کے 60 ارب روپے کے مقابلے میں 125 ارب 34 کروڑ روپے کی خطریر قم مختص کی ہے۔ یعنی جناب سپیکر! دو گنی سے بھی زیادہ۔

جناب سپیکر!

25۔ میں یہاں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے اپنی Health Scheme میں اس امر کو لینی بنایا ہے کہ اس میں مختص کیے جانے والے قومی سرمایہ کا زیادہ سے زیادہ حصہ غریب طبقے کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے پر صرف کیا جائے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ وہ صاحب ثروت لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمت سے نوازا ہے، انہیں اپنے صحت کے مسائل کے حل کیلئے حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے ذاتی وسائل پر انحصار کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر!

26۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے پنجاب کے ہونہار مگر کم وسیلہ نوجوانوں کیلئے جب لیپ ٹاپ اسکیم کا آغاز کیا تھا تو

ہمارے مخالفین کی طرف سے اس پر بھی تقید کی گئی تھی۔ حالیہ برسوں میں Online Work from home اور Education کی اہمیت میں اضافے نے اس ایکیم کی افادیت کو دوچند کر دیا ہے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال میں 1 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جائی ہے۔

جناب پیغمبر!

27۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہمارے مخالفین نے اقتدار کے حصول کیلئے جو جائز اور ناجائز حرbe استعمال کیے اُن میں جنوبی پنجاب کا رڈ کا استعمال بھی شامل تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنے پچھلے تمام ادوار میں جنوبی پنجاب کی آبادی کے اعتبار سے بجٹ مختص کرتی رہی۔ PTI حکومت کے گذشتہ تین برسوں کے بجٹ ہمارے سامنے ہیں۔ اُن میں سے ایک بجٹ میں بھی جنوبی پنجاب کے علاقوں کیلئے اُتنی رقم مختص نہیں کی گئی جتنی مسلم لیگ (ن) کی حکومت ان علاقوں کیلئے ہر برس مختص کیا کرتی تھی۔

جناب پیغمبر!

28۔ اس معزز ایوان کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ حکومت نے آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 35 فیصد حصہ مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 120 ارب روپے کی یہ خطیر رقم جنوبی پنجاب میں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقیاتی اقدامات پر صرف کی جائے گی۔ ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ اس رقم کی ایک ایک پائی صرف اور صرف جنوبی پنجاب کی بہتری اور ترقی پر صرف ہو اور اسے کسی اور مقصد کیلئے استعمال نہ کیا جائے۔ ہم اس معزز ایوان کو اس امر کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ اس رقم میں سال بھر کے دوران کسی قسم کی کوئی کٹوٹی نہیں کی جائے گی۔

جناب پیغمبر!

29۔ اب میں معزز ایوان کو آئندہ مالی سال کے میزانیے میں پنجاب حکومت کے تربیجی شعبہ جات کیلئے مختص فنڈ زاوراہ اہم اقدامات کی تفصیلات سے آگاہ کرنا چاہوں گا۔

جناب پیغمبر!

30۔ تعلیم، صحت، Water Supply and Sanitation، وویکن ڈولپمنٹ اور سوشن ولیفیر پر مشتمل سوشن سیکٹر ماضی میں بھی ہماری اولین ترجیح رہا ہے اور مستقبل میں بھی یہ شعبہ ہماری توجہ کا مرکز رہے گا۔ آئندہ مالی سال

کے بجٹ میں سو شل سیکٹر کے لیے مجموعی طور پر 272 ارب 60 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو ترقیاتی فنڈز کا 40 فیصد ہیں۔ اس کے علاوہ تمام WASAs کیلئے 7 ارب روپے کے فنڈز مخصوص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

31۔ یہاں میں یہ بتاتے ہوئے انتہائی فخر محسوس کر رہا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں تعلیم کے شعبہ کے لیے مجموعی طور پر 485 ارب 26 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز دی جا رہی ہے جو سابق دور حکومت میں مختص کردہ فنڈز سے 10 فیصد زیادہ ہے۔ شعبہ تعلیم کے لیے مختص کردہ مجموعی بجٹ میں 428 ارب 56 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 156 ارب 70 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کے لیے مخصوص کئے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے مختص شدہ مجموعی بجٹ میں سے مکملہ سکول ایجوکیشن کیلئے 421 ارب 6 کروڑ روپے، مکملہ ہائیر ایجوکیشن کیلئے 59 ارب 7 کروڑ روپے، مکملہ سپیشل ایجوکیشن کیلئے 1 ارب 52 کروڑ اور لٹریسی وغیرہ رسمی تعلیم کیلئے 3 ارب 59 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

32۔ تعلیم کا فروع اور اس کے معیار میں بہتری مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا ہمیشہ طرہ امتیاز رہا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اس امر پر بختہ یقین رکھتی ہے کہ تعلیمی میدان میں اعلیٰ اہداف کے حصول کے بغیر پاکستان حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ہماری تمام پچھلی حکومتوں کا ریکارڈ ہمارے اس یقین کی عملی گواہی دیتا ہے۔ شعبہ تعلیم میں کیے جانے والے ان اقدامات کو جہاں بین الاقوامی اداروں نے سراہا وہاں عالمی سطح کے Economist جیسے جریدے بھی ان کا اعتراف کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آج ہم پھر "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کا وہی عزم لے کر اُسی ولے کے ساتھ تعلیم کے میدان میں انقلاب کی راہ پر گامزن ہیں۔ اس نصب العین کے حصول کیلئے مکملہ اسکول ایجوکیشن کیلئے مختص کردہ 382 ارب روپے کے جاری اخراجات میں "زیور تعلیم" پروگرام کے تحت 5 ارب 53 کروڑ روپے 6 لاکھ سے زائد طالبات کو تعلیمی و ظاہف کی فراہمی کیلئے رکھ کر رکھے گئے ہیں۔ جبکہ اسکولوں میں مفت گذبہ کی فراہمی کیلئے 3 ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسکول کو سلز کے ذریعے تعلیمی سہولیات کی بہتری کیلئے 14 ارب 93 کروڑ روپے اور دانش اسکولز کے جاری تعلیمی اخراجات کیلئے 3 ارب 75 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جبکہ مکملہ اسکول ایجوکیشن کے لیے مختص کردہ 39 ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز میں سے آئندہ مالی سال میں نئے دانش

اسکولز کی تعمیر کیلئے 1 ارب 50 کروڑ روپے، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پروگرام کے تحت Punjab Education Foundation (PEF) کیلئے 21 ارب 50 کروڑ روپے اور Initiatives Management Authority (PEIMA) کیلئے 4 ارب 80 کروڑ روپے، اسکولوں کی خشته حال عمارتوں کی بحالی کیلئے 1 ارب 50 کروڑ روپے اور صوبہ بھر کے مختلف سکولوں میں اضافی کمروں کے قیام کیلئے 1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان اقدامات سے صوبہ بھر میں معیاری تعلیم کی فراہمی کا وعدہ پورا ہو گا اور تعلیم تک رسائی بہتر ہو گی۔

جناب اسپیکر!

33- PTI کی حکومت کے تحت مسلم لیگ (ان) کے عوامی فلاں کے جن منصوبوں پر کام روک دیا گیا اُن میں دیگر منصوبوں کے علاوہ عوامی مقامات، تعلیمی اداروں اور ہسپتاں میں Free Wifi کی فراہمی بھی شامل تھی۔ ہماری حکومت نے نوجوانوں اور طالب علموں کی تعلیمی ضرورتوں کے پیش نظر ان منصوبوں کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائرا جوکیشن کے شعبے کیلئے مجموعی طور پر 59 ارب 7 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس میں سے 13 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔ 23-2022ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محلہ ہائرا جوکیشن کی نمایاں اسکیموں میں 2 ارب 32 کروڑ روپے کی لاگت سے مختلف اضلاع میں 13 نئے کالجز کا قیام، 80 کروڑ روپے کی لاگت سے خواجہ فرید انجینئرنگ یونیورسٹی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ریجم یارخان میں کمیکل اینڈ ایگریکلچر انجینئرنگ بلک کا قیام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ گریجوائیٹ کالجز اور ایسوی ایٹ کالجز میں اضافی کلاس رومز اور فرنچر کی فراہمی کیلئے 2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ صوبے بھر کے مختلف کالجز میں Science Equipments، IT Equipments، IT Labs، BS Blocks بھی 1 ارب 50 کروڑ روپے کی تخصیص آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حصہ ہے۔

جناب اسپیکر!

34- ہم اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ خصوصی بچے ریاست کی خصوصی توجہ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات عام بچوں سے مختلف ہوتی ہیں جنہیں اگر پورا نہ کیا جائے تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنی اُن خداداد

صلاحیتوں کو استعمال میں نہیں لا پاتے جو قدرت نے انہیں عطا کی ہوتی ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے آئندہ ماں سال کے بجٹ میں شعبہ خصوصی تعلیم کیلئے 1 ارب 52 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں 1 ارب 20 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے تجویز کئے گئے ہیں۔ محکمہ خصوصی تعلیم کا یہ ترقیاتی بجٹ 9 خصوصی تعلیمی مرکز کا قیام اور خصوصی تعلیمی اداروں میں عدم مستیاب سہولیات کی فراہمی بالخصوص ٹرانسپورٹ کی سہولت کی فراہمی کیلئے خرچ کیا جائے گا۔ محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کیلئے آئندہ سال کے بجٹ میں 3 ارب 59 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 3 ارب روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب پیغمبر!

35۔ صحت کے شعبے میں بہترین سہولیات کی فراہمی ہمیشہ مسلم لیگ (ن) کی اولین ترجیح رہی ہے۔ طبیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ، صحت کارڈ اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھاریٹس کا قیام ہماری ہی حکومت کے انقلابی اقدامات ہیں۔ آئندہ ماں سال میں بھی صحت کے شعبے میں صوبائی، ضلعی اور مقامی سطح پر کئی نئے اقدامات متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ آئندہ ماں سال میں صحت کے شعبہ کیلئے جمیع طور پر 470 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو بچھلے سال سے 27 فیصد زیادہ ہیں جس میں 296 ارب روپے غیر ترقیاتی اخراجات اور 174 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی فنڈز کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب پیغمبر!

36۔ کینسر اور دل کے امراض کی طرح گردے اور جگر کی بیماریوں کا علاج بھی ایک انتہائی مہنگا اور سنگین مسئلہ ہے۔ اس مقصد کیلئے مریضوں کو عموماً یروں ملک جانا پڑتا تھا۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ان امراض کے علاج کیلئے صوبے میں PKLI کے نام سے ایک State of the Art ہسپتال کی بنیاد رکھی۔ سابق دو ریاستیں میں اس عوام دوست منصوبے اور اس کے مسیحی صفت منتظمین پر کیا بیتی، اس افسوس ناک حقیقت سے پاکستان کا ہر فرداً گاہ ہے۔ یہ کہانی اقرباً پوری، ذاتی عناد اور سیاسی انتقام کی بدترین مثال ہے۔ ہمیں یہ فخر ہے کہ عوامی فلاح کے اس قومی منصوبے کا ہم دوبارہ آغاز کرنے جا رہے ہیں جس کیلئے 5 ارب روپے آئندہ ماں سال کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب پیغمبر!

37۔ مسلم لیگ (ن) پاکستان کی تاریخ میں عوام کیلئے مفت ادویات فراہم کرنے کا اعزاز حاصل کرنے والی پہلی سیاسی جماعت ہے۔ دوسری طرف ایوان کے اُس جانب بیٹھے ہوئے دوستوں کی جماعت کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ اُس نے اقتدار سنبھالنے کے بعد جو اولین اقدامات کیے ان میں عوام کیلئے مفت ادویات کی فراہمی کا خاتمه بھی شامل تھا۔ میں نہایت خوشی کے احساس کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ پنجاب کی حکومت نے یکم جولائی 2022ء سے صوبے بھر کے سرکاری ہسپتاں میں مفت ادویات کی فراہمی کے سلسلے کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اس موقع پر صوبے بھر میں کینسر میں بنتا غریب مریضوں کیلئے مفت ادویات کی فراہمی بحال کرنے کا اعلان بھی کر رہا ہوں۔ ایوان کے اُس جانب بیٹھے ہوئے معزز سماحتی ارکین کو مبارک ہو کہ خدمتِ خلق کے اس سلسلے کو روکنے کا سہرہ بھی آپ ہی کے سرجاتا ہے۔

جناب پسیکر!

38۔ وقت آگیا ہے کہ ہم ماضی کی روشن کوترک کرتے ہوئے، آبادی میں اضافے کے بڑھتے ہوئے رجحان کے تدارک کیلئے موثر اور نتیجہ خیز اقدامات برائے کار لائیں۔ پنجاب حکومت اس مقصد کے حصول کیلئے 4 ارب روپے کی لاگت سے فیملی پلانگ سروبرز کی فراہمی کے سلسلے کا آغاز کرنے جا رہی ہے۔ شعبہ صحبت کے 23-2022ء کے مجموعی ترقیاتی بجٹ میں پرائمری اینڈ سینکڑی ہیلتھ کیئر کیلئے 12 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے نمایاں ترقیاتی منصوبہ جات میں 3 ارب 87 کروڑ روپے کی لاگت سے نیشنل ہیلتھ سپورٹ پروگرام (NHSP) کا اجراء اور 3 ارب روپے کی لاگت سے ہسپتاں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ علاوہ ازیں 5 ارب 80 کروڑ روپے کی لاگت سے ہسپتاں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی، عمارتوں کی مرمت و بحالی، طبی آلات کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے کئی اقدامات کئے جا رہے ہیں جن کے تحت 3 ارب 10 کروڑ روپے کی لاگت سے منصوبوں اور 2 ارب 70 کروڑ روپے نئے منصوبوں کیلئے آئندہ ماں سال میں مختص کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 1 ارب روپے کی لاگت سے صوبے کے THQs میں MRI Medical DHQs کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ 90 کروڑ روپے کی لاگت سے Store Depot کا قیام، 40 کروڑ روپے کی لاگت سے جیلوں میں قیدیوں کو طبی سہولیات کی فراہمی اور 40

کروڑ روپے کی لاگت سے خصوصی بچوں کے اسکولوں میں طبی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔

Infection Control اور Communicable Disease Control Program

کیلئے مجموعی طور پر 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب پیغمبر!

39۔ شعبہ صحت کے 23-2022ء کے مجموعی ترقیاتی بجٹ میں سپیشلا نزد ہیلٹھ کیسر کیلئے 151 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کے بجٹ سے 93 فیصد زیادہ ہیں۔ سپیشلا نزد ہیلٹھ کیسر کے اہم منصوبہ جات میں صحت کارڈ کے علاوہ 5 ارب روپے کی لاگت سے شروع کیا جانے والا ہسپتاں کی بجائی کا پروگرام، 3 ارب روپے کی لاگت سے 4 اضلاع میں DHQs کے پرانے بلاکس کی جدیدیکنالوجی پر منتقلی، 2 ارب روپے کی لاگت سے میڈیکل کالج کے ہائلز کی اپ گریڈیشن اور 2 ارب روپے کی لاگت سے Tertiary ہسپتاں میں CT Scan اور MRI کی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سپیشلا نزد ہیلٹھ کیسر کے دیگر پروگرامز میں 90 کروڑ روپے کی لاگت سے ہسپتاں میں Ventilators کی فراہمی، ملتان میں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 70 بستریوں پر مشتمل ٹریما سنٹر کا قیام شامل ہے اور اس کے علاوہ ناروال اور اوکاڑہ میں نئے میڈیکل کالجوں کا قیام بھی آئندہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔

جناب پیغمبر!

40۔ سابق حکومت نے اپنے دور میں نرسنگ اسکولوں کی نمائشی اپ گریڈیشن کی تھی جسے اب ہماری حکومت حقیقی معنوں میں عملی جامہ پہنانے جا رہی ہے۔ اس ضمن میں آئندہ مالی سال میں 2 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے نرسنگ کالجوں کو تمام بنیادی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ اس مد میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 40 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ PKLI نرسنگ یونیورسٹی کا منصوبہ جو کہ ہماری ہی حکومت کا انقلابی منصوبہ تھا جس کے تحت پنجاب میں پہلی نرسنگ یونیورسٹی قائم کی جانی تھی لیکن سابق حکومت کی عدم دلچسپی نے اُسے سردخانہ کی نذر کر دیا۔ ہماری حکومت از سر نو 3 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے اس منصوبے کا آغاز کرنے جا رہی ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں 1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب پیکر!

41۔ وسائل سے محروم یعنی Marginalized طبقے کو زندگی کی بنیادی ضروریات کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ اپنے پچھلے دور میں سو شل پر ٹیکشن اتحاری کے قیام سے ہمارا مقصد اسی طبقے کے مسائل کا حل تھا جسے سابق حکومت نے نظر انداز کیا۔ آئندہ مالی سال کیلئے 1 ارب 40 کروڑ روپے سے زائد کے فنڈز شخص کیے جا رہے ہیں جس کے تحت Senior Citizens کو ماہانہ 2 ہزار روپے کی مالی معاونت کیلئے پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ مزید بآں خصوصی افراد، خواجہ سراؤں اور بیواؤں کیلئے بھی خصوصی منصوبوں کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب پیکر!

42۔ موجودہ معاشی صورت حال میں سب سے بڑا چیلنج، درآمدات پر انحصار کم کر کے برآمدات میں اضافے پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ سابقہ دور حکومت میں مخصوص مقاصد کے حصول کیلئے زراعت کے شعبے میں بھی مافیا کو پروان چڑھایا جس کی وجہ سے پنجاب جیسے صوبے میں، جسے اناج کا گھر کہا جاتا ہے، آٹے اور چینی کا بحران پیدا ہوا اور کسانوں کو استھصال کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ تھوڑے حالات میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے گندم کی خریداری کے ہدف کا چیلنج نہ صرف قبول کیا بلکہ اس ہدف کو پورا کرتے ہوئے کسان کو اُس کی پیداوار کے پورے معاوضے کو بھی یقینی بنایا گیا۔

جناب پیکر!

42۔ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زراعت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 53 ارب 19 کروڑ روپے مختص کر رہی ہے جن میں سے 14 ارب 77 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کے حصول پر خرچ کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ زرعی شعبہ میں Incentive Based Crop Zoning کو فروغ دیا جائے گا جس کے تحت پنجاب کی زمینوں کے زرعی Potential Zoning کے مطابق کو ضرورت کے مطابق سہولیات اور مراعات مہیا کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ آپاشی کے شعبہ میں Drip Irrigation اور Sprinkler Irrigation کو فروغ دیا جائے گا۔ اس سے نہ صرف پانی کی بچت بلکہ Agriculture کا شعبہ جدید Technology سے ہم آہنگ ہو سکے گا۔

جناب پیکر!

43۔ ہماری حکومت زرعی اجناں کی پیداوار میں اضافے کیلئے ایک جامع پروگرام Punjab Resilient (PRIAT)and Inclusive Agriculture Transformation Technology کے نام سے متعارف کر رہی ہے جس کے تحت زرعی شعبہ کو جدید بننے والوں کی تکمیل کیا جاسکے گا۔ اس مقصد کیلئے آئندہ ماں سال کے بجٹ میں 3 ارب 65 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ زرعی شعبے میں Research and Development کی اہمیت کے پیش نظر ہماری حکومت آئندہ ماں سال میں 8 نئے منصوبوں کا آغاز کرنے جا رہی ہے جن میں دالیں، موگ پھلی اور BlackBerry جیسی High Value فصلوں کی پیداوار میں اضافے کو ممکن بنایا جائے گا۔ اس طرز کے منصوبوں سے صوبے میں زرعی معیشت کو فروغ حاصل ہو گا۔

جناب پیغمبر!

44۔ لائیو اسٹاک کے شعبہ میں تحقیق اور تدریس کے فروغ کیلئے چھپے طنی میں 2 ارب 85 کروڑ روپے کی لاگت UVAS (University of Veterinary and Animal Sciences) سے کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ ماں سال کے بجٹ میں 35 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور، ڈی جی خان، بہاولپور، راولپنڈی اور سرگودھا میں 1 ارب 58 کروڑ روپے کی لاگت سے لائیو اسٹاک میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کے پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ بجٹ میں 60 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ Livestock and Dairy Development آئندہ ماں سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر 19 ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 4 ارب 29 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

جناب پیغمبر!

45۔ پانی کا بحران عالمی نوعیت کا ایک سُکنین مسئلہ ہے۔ اس اعتبار سے یہ شعبہ ہمارتی وجہات میں خصوصی توجہ کا حامل ہے۔ آب پاشی کیلئے آئندہ ماں سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر 153 ارب 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 25 ارب 69 کروڑ روپے جاری اخراجات جبکہ 27 ارب 63 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت آئندہ ماں سال میں زرعی شعبہ کے فروغ کیلئے محکمہ آب پاشی کے تحت فصلوں کو پانی کی

موزوں مقدار میں ترسیل پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے 4 ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے خوشاب اور میانوالی میں مہاجر براچ کے مقام پر Mohar Lift کی بھالی کے منصوبوں کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ 80 کروڑ روپے کی لاگت سے پوٹھوہار میں چھوٹے ڈیمز کی بھالی اور اپ گریڈ لیشن عمل میں لائی جا رہی ہے۔ دریائی پانی سے زمینوں کے کٹاؤ کو روکنے کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 4 نئے منصوبہ جات کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ نہروں سے پانی کے ضایع کو روکنے کیلئے نہروں کی پیشگی کا منصوبہ بھی آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے جس کی لاگت 1 ارب 80 کروڑ روپے تخمینہ کی گئی ہے جس میں سے آئندہ مالی سال کیلئے 35 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجناہ اور ترمیموں بیراج کی بھالی جس کا آغاز ہماری ہی حکومت میں ہوا تھا آئندہ مالی سال میں مکمل کی جا رہی ہے جس کیلئے بجٹ میں 1 ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ مزید برا آئندہ مالی سال کے بجٹ میں چولستان کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے 84 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

46۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں انفراسٹرکچر کی مد میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کیلئے 80 ارب 77 کروڑ روپے کے فنڈز کی تخصیص کی گئی ہے جو پچھلے سال کی نسبت 39 نیصد زیادہ ہے۔ پنجاب حکومت صوبے بھر میں روڈ انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے 35 ارب روپے کی لاگت سے پہلے سے موجود سڑکوں کی بھالی اور مرمت اور بین الاضلاعی شاہراہوں کی تعمیر نو کے منصوبے متعارف کروارہی ہے جس کے تحت 2000 کلومیٹر سے زائد طویل سڑکوں کی بھالی عمل میں لائی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 149 سکیمیں شامل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ 13 ارب 50 کروڑ کی لاگت سے رنگ روڈ پروجیکٹ مزید دو فیز (ملتان اور سیالکوٹ) کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

47۔ ہماری حکومت صنعتی شعبہ کی ترقی اور بھالی کیلئے ہمیشہ سے سرگرم رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں صنعت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 23 ارب 83 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 12 ارب 53 کروڑ روپے

ترقیاتی منصوبوں کیلئے مخصوص کرنے گئے ہیں۔ محکمہ صنعت کے نمایاں منصوبوں میں Tianjin University کی استعداد میں اضافہ اور Mir Chakar Khan Rind University کا قیام شامل ہے جن کی مجموعی لاگت 18 ارب 25 کروڑ روپے ہے۔ اس کے علاوہ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ سال کے بجٹ میں 37 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ 2 ارب 10 کروڑ روپے کی لاگت سے علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی فیصل آباد کی اپ گریدیشن اور پانی و بجلی کی فراہمی کو ممکن بنایا جا رہا ہے۔ 18 کروڑ 50 لاکھ روپے کی مالیت سے قائد اعظم بنس پارک میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کا منصوبہ بھی آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شامل ہے۔ سال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا (Phase-II) اور Leather City Kasur کا قیام بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے جن کی لاگت بالترتیب 2 ارب اور 1 ارب 16 کروڑ روپے ہے۔

جنابِ پیغمبر!

48۔ سابق حکومت نے اپنے دور میں خود ترانسپورٹ کا کوئی منصوبہ متعارف نہیں کروا یا۔ اس کے برعکس "اورنچ لائنز ٹرین" کے ہمارے مثالی عوامی منصوبے کو تقدیم کا نشانہ بناتے رہے جس پر 90 فیصد کام ہم مکمل کر چکے تھے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال میں اورنچ ٹرین منصوبے کے علاوہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں سفری سہولیات کی فراہمی کیلئے 3 ارب 40 کروڑ روپے کی مالیت سے جدید، ماحول دوست اور آرام دہ بسیں چلانے کے منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں 72 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جنابِ پیغمبر!

49۔ آئندہ مالی سال میں تو انائی کے شعبے پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ملک بھر میں بجلی کے بحران سے پیدا ہونے والی صورتحال تمام شعبہ ہائے زندگی کو بُری طرح متاثر کر رہی ہے۔ ایک طرف عوام گرمی کی شدت سے بے حال ہے تو دوسری طرف لوڈ شیڈنگ کے سبب کاروبار کی تباہی نے ہر ایک کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہماری حکومت پہلے کی طرح اب بھی لوڈ شیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے تو انائی کے متبادل ذرائع کے فروع کو یقینی بنا رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے Energy Department کے آئندہ سال کے ترقیاتی بجٹ میں 15 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ بھر کی واٹر سپلائی اور آپاٹشی کی اسکیموں کو سولر سسٹم پر منتقل کرنے کیلئے 1 ارب 50 کروڑ

روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ گھریلو صارفین کو شدید گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے دوران پانی کی بلا قابل فراہمی کیلئے تمام WASAs کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کیلئے سورسٹم پر منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ تو انائی کی کم سے کم کھپت کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب پیغمبر!

50۔ عالمی سطح پر رونما ہونے والے موسمی تغیرات اس وقت پوری دنیا میں چلتی کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ دیگر ممالک کی نسبت کم آلوڈگی پیدا کرنے کے باوجود پاکستان اس کا سب سے بڑا شکار ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے پنجاب میں آلوڈگی کی سگینیں صورتحال سموگ کی شکل میں واضح طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں موسمی تغیرات سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کیلئے خصوصی طور پر 6 ارب روپے مختص کر رہی ہے جس کے تحت سموگ، فضائی آلوڈگی، جنگلات میں اچانک بھڑکنے والی آگ، درختوں کا کٹاؤ، گرمی کی شدید لہر اور ایسی ہی دیگر قدرتی آفات سے نمٹا جاسکے گا۔

جناب پیغمبر!

51۔ نوجوانوں کو صحت منداہ سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کیلئے ہماری حکومت کھیلوں کے فروع پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ سو شل میڈیا کے متین اثرات پر قابو پانے کیلئے یہ اقدامات دُور رستا نج کے حامل ہوں گے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Sports and Youth Affairs Department کیلئے مجموعی طور پر 8 ارب 83 کروڑ روپے مختص کرنے گئے ہیں جس میں سے 7 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کی مدد میں تجویز کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں Tehsil Sports Complexes کا قیام شامل ہے جس کی مدد میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ 10 کروڑ روپے کی لاگت سے سرکاری اسکولوں میں کھیل کے میدانوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ بھی ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ 10 کروڑ روپے کی لاگت سے کھیلوں میں صحت منداہ سرگرمیوں کے فروع کیلئے کھیلوں کی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

جناب پیغمبر!

52۔ خواتین کی آبادی پاکستان کی کل آبادی کا نصف سے زائد ہے۔ ضروری ہے کہ ہم انہیں معاشی ترقی کے

دھارے میں شامل رکھیں۔ مسلم لیگ (ن) اپنے ہر دور میں خواتین کی ترقی و بہبود کیلئے انقلابی اقدامات کرتی رہی ہے۔ اپنی اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں Women on wheels منصوبہ کے تحت خواتین اساتذہ، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور خواتین پولیو ورکرز کی آمروخت میں سہولت کیلئے Scooties کا اجراء کر رہی ہے۔ خواتین پر تشدد کے خاتمے کیلئے مسلم لیگ (ن) کے سابق دور حکومت میں Violence against women centers کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس ضمن میں پہلا سنٹر ملتان میں بنایا گیا تھا اور اب اس کا دائرہ کارمزید تین اضلاع تک بڑھایا جا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گھروں سے دور ملازمت پیشہ خواتین کیلئے ویمن ہاٹلنڈ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں وہاڑی، مظفر گڑھ اور رحیم یارخان میں ویمن ہاٹلنڈ کی تعمیر کیلئے 60 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Women Development Department کیلئے مجموعی طور پر 1 ارب 27 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو اس شعبہ میں پہلے سے جاری منصوبہ جات کی تکمیل کو بینی بنائیں گے۔

جناب پسیکر!

53۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ریاست کی اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے جس کی تائید پاکستان کا آئین بھی کرتا ہے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اقلیتوں کے تحفظ کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے تجویز کر رہی ہے جس میں سے 1 ارب 35 کروڑ روپے Minority Development Fund کے لئے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جب کہ باقی ماندہ فنڈ ز اقلیتی آبادیوں اور عبادت گاہوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی پر خرچ کیے جائیں گے۔

جناب پسیکر!

54۔ آئندہ مالی سال میں مقامی حکومتوں کے لیے 528 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کے تحت آئندہ مالی سال میں ایشین ڈولپمنٹ بینک کے تعاون سے Punjab Intermediate Cities (PICIIP) Investment Improvement Programme کے تحت 7 شہروں میں سیور تنحی، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور شہروں کی بہتر منصوبہ بندی کا ماسٹر پلان متعارف کروایا جائے گا جن میں راولپنڈی، ملتان، سرگودھا،

منظفر گڑھ، بہاولپور، ڈی جی خان اور رحیم یار خان شامل ہیں۔ منصوبہ کی کل مالیت کا تخمینہ 600 ملین ڈالرز لگایا گیا ہے۔ صاف دیہات پروگرام کے تحت 2000 سے زائد گھرانوں پر مشتمل ہر دیہات کی صفائی سترہائی اور دیگر Municipal Services کی فراہمی کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں مکھے کے ترقیاتی بجٹ میں 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جن سے جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگ، وہاڑی، راجن پور، رحیم یار خان اور خوشاب میں جزل بس سینڈز کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا۔ جزل بس اسینڈز کی بہتری سے نئے ٹرانسپورٹرز کی آمد کے سبب روزگار کے موقع بھی پیدا کیے جاسکیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع خوشاب، جھنگ، ناروال اور سرگودھا میں Slaughter Houses کی بہتری کے لیے 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ تاکہ عام لوگوں کو حفاظان صحت کے اصولوں کے مطابق صاف اور صحت مند گوشت کی فراہمی ممکن بنائی جاسکے۔

جنابِ سپیکر!

55۔ حکومت پنجاب بڑھتی ہوئی مہنگائی میں سرکاری ملازمین کی مشکلات سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ یہ لوگ ہیں جو ملک کے اچھے اور بُرے حالات میں اپنے فرائض تنہی سے سرانجام دیتے ہیں اور نظامِ مملکت کو قتل کا شکار نہیں ہونے دیتے۔ مالی سال 2022-23 کے بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تخلوا ہوں میں 15 فیصد اضافہ اور پیش میں 5 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بجٹ میں مہنگائی اور آمدن کی شرح میں بڑھتے ہوئے فرق کو کم کرنے کیلئے خصوصی الاؤنس تجویز کیا گیا ہے جس کے تحت گرید 1 سے گرید 19 تک کے ایسے ملازمین جو اپنے الاؤنسز کی انہنائی حد سے کم الاؤنسز وصول کر رہے ہیں انھیں اضافی 15 فیصد Special Allowance دیا جائے گا۔ اس ضمن میں صوبے کے دیہاڑی دار طبقہ اور مزدوروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا رہا۔ حکومت کی جانب سے دیہاڑی دار طبقہ اور مزدوروں کی کم از کم اجرت 20,000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 25,000 روپے ماہانہ مقرر کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

56۔ اپنی تقریر کے اختتام پر میں تمام اراکین اسمبلی اور سرکاری اداروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے بجٹ کی تیاری کے عمل میں حصہ لے کر اس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے میں ہماری مدد کی۔ میں بالخصوص مکملہ خزانہ اور پی

اینڈ ڈی بورڈ کو خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس Pro-Poor and Pro-Development Budget کی تیاری کو ممکن بنایا۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد